نقطہء نظر

منیر سامی

وہی مداری، وہی تماشا، پتلوں کے کردار وہی

آج ان سطور کے تحریر کرتے وقت ہمیں معلوم ہے کہ جب یہ آپ کے پیشِ نظر ہوں گی جب تک پاکستان کے سیاسی نظم میں بہت اُتھل پتھل ہو چکی ہوگی، اور پانی کئی پلوں کے نیچے سے گزر چکا ہوگا۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ پاکستان اپنے قیام کے دن سے ہی اس اُتھل پتھل کا شکار ہوتا رہا ہے۔ چند مداری ہیں جو ہر روز ایک پرانا تماشا دکھاتے رہتے ہیں، اور اپنی کٹھ پتلیوں سے کھیلتے ہوئے عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکتے رہتے ہیں۔ یہ مداری کون ہیں، کٹھ پتلیاں کون ہیں ان کی طرف کل ایک ٹیلی ویژن پروگرام میں 'تحریکِ منہاج القرآن' کے ایک ذمہ دار نے ان کو 'طالع آزما' کے خطاب سے نوازا تھا، اور جب ٹیلی ویژن کے میزبان نے ان پر زور ڈالا تو تحریکِ منہاج کے ان ذمہ دار نے فرمایا کہ 'وہی بھاری بوٹوں والے'۔ تحریکِ منہاج کے یہ ذمہ دار خود اپنی تحریک کے رہنما' جناب طاہر القادری' کے اس کردار کو فراموش کر گئے یا نظر انداز کر گئے جو انہوں نے پاکستان کے سابق فوجی آمر جنرل مشرف کی حمایت میں ادا کیا تھا۔ اور یوں وہ ہم پر مسلط مداریوں کے کٹھ پتلے کا کردار ادا کر چکے تھے۔ گو یہ بھی درست ہے کہ وہ چند سال کے بعد جنرل مشرف پر برافروختہ ہوتے ہوئے اسمبلی سے مستعفی ہو کر کینیڈا میں آن بسے تھے۔

یہ وہی طاہر القادری صاحب ہیں جو اب اسلام آباد میں چالیس لاکھ لوگوں کے 'ایک بڑے جلوس' کو لے کر چلنے کا دعویٰ کرنے کے بعد، جس کو انہوں نے لونگ مارچ کا نام دے رکھا ہے، تقریباً پچاس ہزار لوگوں کے ساتھ اسلام آباد میں دھرنا دیئے بیٹھے ہیں۔ وہ عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہوئے بار بار انگریزی اور اردو زبانوں میں یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ ان کے ساتھ دس لاکھ لوگ ہیں، یہ جانتے ہوئے بھی کہ ان کے ساتھ اس وقت تک ساٹھ ہزار سے زیادہ لوگ نہیں ہوں گے۔ یہ وہی طاہر القادری صاحب ہیں جن پر اب سے پہلے ایک عدالتی کمیشن نے غلط بیانیوں کا الزام لگایا تھا۔ قادری صاحب اور ان کے مریدین اور رفقا اس عدالتی کمیشن کو انتظامی کمیشن کہتے ہیں اور کمیشن نے جو فیصلہ کیا تھا اس کو تسلیم نہیں کرتے۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ اس عدالتی یا انتظامی کمیشن کے فیصلے کے بارے میں انہوں نے سالہا سال سے اب تک کسی اعلیٰ عدالت میں نظر ثانی کی درخواست تک نہیں دی۔

یہاں مداری کے تماشہ کے سلسلے میں محترم قادری صاحب کا ذکر اس لیئے آ گیا کہ انہوں نے ایک جمہوری حکومت کے خلاف عوام کی طاقت کے زور پر ایک انقلاب برپا کرنے کا دعویٰ کیا ہے، اور اپنے مریدین اور اپنی تحریک کے اراکین کا ایک جمِ غفیر لے کر اسلام آباد میں دھرنا ڈالا ہے۔

وہ اس دھرنے کے لیئے کروڑوں بلکہ ہو سکتا ہے کہ اربوں روپے خرچ کر کے ساز و سامان سے لیس اسلام آباد پہنچے ہوئے ہیں۔ وہ خود جس بکتر بند ٹرک نما کیبن میں اس جلسہ اور اس دھرنے کو چلا رہے ہیں، اس کو بنانے میں نہ صرف ایک عرصہ لگا ہوگا بلکہ کہا جاتا ہے کہ اس کو تیار کرنے میں کم از کم ایک کروڑ روپیہ تو لگا ہوگا۔ وہ اور ان کی جماعت کے اراکین کسی کو یہ بتانے کے لیئے تیار نہیں ہیں کہ ان کے پاس اس دھرنے، اس جلوس، اس جلسہ کے لیئے اتنی خطیر رقم کہاں سے آئی ہے۔ بی بی سی کی ایک خبر میں اس دھرنے کے ان شرکا کا بھی ذکر ہے جن سے وعدہ کیا گیا تھا کہ انہیں دھرنے میں شرکت کے اخراجات دیئے جائیں گے۔

قادری صاحب اور ان کے مریدین کا دعویٰ ہے کہ ان کے مریدین ان کو ان کی ارادت میں بے پناہ عطیات دیتے ہیں کیونکہ ان کے مریدین کے نزدیک قادری صاحب ایک صوفی بزرگ ہیں۔ ہمیں سخت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان کے غیر تعلیم یافتہ یا تعلیم یافتہ افراد کو یہ خبر نہیں کہ صوفی آ کر ہوتا کون ہے۔ ہمیں اس بات پر اور زیادہ افسوس یوں بھی ہوتا ہے کہ ہم خود حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کو ایک جید انسان ساز اور اخلاق ساز بزرگ تسلیم کرتے ہیں۔ چونکہ قادری صاحب سلسلہ قادریہ سے اپنا تعلق جوڑتے ہیں تو ہم سے اور ان کے مریدین سے بصد احترام درخواست کریں گے کہ وہ ایک بہت بڑے صوفی بزرگ 'باوا محی الدین' کا ایک پمفلٹ پڑھ لیں جس کا عنوان ہے کہ 'صوفی کون ہے'۔ یہ انگریزی اور اردو زبان میں باوا محی الدین کے ادارے کی ویب سائٹ www.bmf.org پر موجود ہیں۔ چونکہ قادری صاحب اور ان کے مریدین صوفی سلسلہ سے منسلک ہیں تو وہ 'باوا محی الدین' سے ضرور واقف ہوں گے جن کا مزار امریکہ کے شہر فلاڈلفیا میں مرجعِ خلائق ہے۔ قادری صاحب اور ان کے مریدین فیصل آباد کے 'صوفی برکت علی' سے جدہ کے صوفی شیخ احمد حضر علی سے

اور موجود زمانہ میں مکہ میں گوشہ نشین 'قطبِ مدینہ'' شیخ یار محمد عبدالقادر بخش سے بھی واقف ہوں گے۔ اگر ایسا ہے تو یہ سب جانتے ہوں گے کہ صوفی کون ہوتا ہے۔ انہیں یہ جاننے کے بعد جبہ و دستار پہنتے وقت آئینہ دیکھتے ہوئے شرم تو آتی ہوگی۔ صوفی سلسلوں سے جاننے والے یہ بخوبی جانتے ہوں کہ اصل انسانِ کامل، اصل صوفی اپنی کرامتوں کا شور نہیں مچاتے بلکہ اگر انہیں ان کے رب نے کوئی امتیاز عطا کیا ہے تو وہ دنیا کی تعریف اور جزا سے بیگانہ انسانوں کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ وہ ایک کالج مین چند سال لکچرر ہونے کے بعد پروفیسر نہیں کہلاتے اور نہ ہی شیخ الاسلام جیسے خطاب قبول کرتے ہیں۔

قادری صاحب کے اپنے ہی ایک عقیدت مند نے قومی ٹیلی ویژن پر براہِ راست طالع آزماؤں کا نام لیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بھاری بوٹوں والے ہیں یعنی عوام کو یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ پاکستان کے فوجی افسران طالع آزما ہیں، تو پڑھنے والوں کی سمجھ میں آجانا چاہیئے کہ ہماری اس تحریر کے عنوان کا مداری کون ہے۔ آپ اکثر گفتگو میں، ٹیلی ویژن کے پروگراموں میں اور اخباروں میں اسٹیبلشمنٹ Establishment کی اصطلاح بھی سنتے، پڑھتے، دیکھتے ہوں گے۔ اس انگریزی لفظ کے لغوی معنی ہیں 'ایک منتظم ادارہ'، لیکن ہم لوگوں نے یہ اصطلاح ان نادیدہ قوتوں کے لیئے استعمال کرنا شروع کردی ہے جو، 'صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں' کہ مصداق پاکستان کے جمہوری نظام کو تباہ کرنے اور پاکستان کے سیاست دانوں کو بہر صورت بدنام کرنے میں کوشاں رہتا ہے۔ ہمارے صحافی بعد از مرگ یا بعد از زوال ان لوگوں کے نام گنانے شروع کردیتے ہیں جن میں جنرل اسکندر مرزا، جنرل ایوب، جنرل یحیٰی، جنرل ضیا، اور جنرل مشرف شامل ہیں۔ لیکن سب موجود طالع آزماؤں کا نام نہیں لیتے اور کسی نادیدہ اسٹیبلشمنٹ کی بات کرتے رہتے ہیں۔

جمہوری روایات پر عمل کرنے والوں اور جمہوریت کا پرچار کرنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ جمہوری اسٹیبلشمنٹ کسی بھی جمہوری ملک کی مقنّنہ، عدلیہ، اور اس کی انتظامیہ پر مشتمل ہوتا ہے ۔ باقی سب ادارے اس کے تابع ہوتے ہیں۔ جموری ممالک میں طاقت کا سرچشمہ عوام ہوتے ہیں اور وہ مقنّنہ کے ذریعہ حکمرانی کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی کا بھی حکومت کے انتظامات میں کوئی آئینی کردار نہیں ہوتا۔ ہاں جمہوری اداروں کے مددگار اور اسکے محافظ اور محتسب جمہوری ممالک کے صحافی، اس کے شہری ادارے، اور رضا کار تنظیمیں ہوتی ہیں۔ یہ جموریت کے مددگار بھی ہوتے ہیں اور اس کے محتسب بھی۔

ان کے علاوہ جو بھی ملک کی سیاست میں یا اس کے انتظام میں کوئی کردار ادا کرنا یا اس میں دخل اندازی کرنا چاہتا ہے، وہ دراصل ایک غیر آئینی، غیر جمہوری گروہ ہوتا ہے۔ یہ گروہ پسماندہ ممالک میں طاقت اور بندوق کے زور پر اقتدار چھینتا ہے، صحافیوں اور شہری عمل پرستوں پر کوڑے برساتا ہے، اور عوام کے وسائل کو لوٹ کر کھانے والا عفریت بن جاتا ہے۔ اس کو اقتدار کی ہوس ایسی ہوتی ہے کہ وہ پہلے تو اپنے معروف لباس پہن کر حکمرانی کرتا ہے اور جب لباس بدنام ہوجاتا ہے تو پردوں میں چھپ کر اپنی کٹھ پتلیوں کے ذریعہ حکمرانی کرتا ہے۔ اس کے لیئے بہت آسان ہوتا ہے کہ یہ بعض سیاستدانوں کی غیر قابلِ دفاع بدعنوانی کا چرچا کرکے سارے سیاست دانوں اور سارے سیاسی نظم کو بدنام کرے۔ آیئن کی دھجیاں اڑائے، اور اپنی کٹھ پتلیوں کو سامنے نچا نچا کر عوام کو بے وقوف بناتا رہے۔

پاکستان جیسے ملک میں زرداری اور راجا اشرف جیسے لوگ اس مداری کو آسانی سے مل جاتے ہیں جن کی آڑ میں وہ اعتزاز احسن، رضا ربانی، فاروق ستار، حیدر عباس رضوی اور ایسے ہی کتنے سیاست دانوں کی صفائی بھی کردیتا ہے۔ کل اور پرسوں قادری صاحب کے اربوں روپے کے دھرنے کے ساتھ ہی پاکستان کی سپریم کورٹ نے وہاں کے وزیرِ اعظم کی بدعنوانیوں کے الزام میں گرفتاری کا حکم دے دیا۔ وزیرِ اعظم کا حق ہے کہ وہ اپنا دفاع خود کریں۔

لیکن اس دھرنے اور اس حکم کے اوقات کار کچھ ایسے ہیں کہ پاکستان میں انسانی حقوق کے ادارے، پاکستان کی مایہ ناز قانونی عمل پرست اسما جہانگیر، صحافی اور دانشور صاف صاف کہہ رہے ہیں کہ یہ سب کچھ ان پسِ پردہ مداریوں کا کام ہے جو کبھی بھی پاکستان کی کسی سیاسی حکومت کو اپنا آئینی قانونی دورانیہ مکمل نہیں کرنے دیتے۔ نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر کے اصحابِ دانش کھل کر یہ کہہ رہے ہیں کہ 'کوئی معشوق ہے اس پردہء زنگاری میں'۔ آپ دیکھیں گے کہ ابھی فوراً ہی اس معشوق کی چاپلوسی کرنے کے لیئے آیئن کی بے حرمتی کرنے والے اداروں اور ان کے کفش برداروں کا ایک جمِ غفیر سامنے آئے گا۔ ممکن ہے کہ آپ ہماری اب تک کی تحریر کو ایک دیونے کی بڑ، یا مثالیہ پرستی قرار دیں، اور کچھ دن تک طالع آزماؤں کے کھیل پر تالی بجاتے رہیں۔ لیکن جان رکھیں کہ یہ تماشا پاکستان کے لیئے بہت نقصان کا باعث ہوگا۔ بقول شاعر 'مانو نہ مانو جانِ جہاں اختیار ہے۔ ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں'۔